تواضع کی ضرورت واہمیت اور اس کی فضیلت وبرکت

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، رَفَعَ مَكَانَةَ الْمُتَوَاضِعِينَ، وَذَمَّ خِصَالَ الْمُتَكَبِّرِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاهُ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ تَعَالَى الْقَائِلِ:﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾[1].

برادرانِ اِیمان، میرے عزیز ساتھیو! ہمارے آج کے خطبے کا موضوع حضراتِ اَنبیاءِ کرام علیہم السلام کا ایک عظیم وصف ہے، اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسولوں کے اَعلیٰ اَخلاق کا بنیادی حصہ ہے، اور اہلِ حکمت وبصیرت کی خصلت کا لازمی جزو ہے، جی ہاں میرے بھائیو! اس عظیم صفت اور اعلیٰ اَخلاق کا نام تواضع ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا نفس تکبر سے پاک ہو، اس کی طبیعت میں نرمی ہو، وہ لوگوں کا احترام کرے، اُن کے ساتھ لین دین اور تمام معاملات میں نرمی ومحبت سے پیش آئے، جس کے نتیجے میں دلوں میں اُلفت ومودّت پیدا ہوتی ہے، چنانچہ خالقِ کائنات اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب جنابِ رسول اللہ ﷺ کو اس صفت سے آراستہ ہونے کا حکم فرمایا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾[2]. اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں ان کے لیے اپنی شفقت کا بازو پھیلا دیجیے. یعنی ان کے ساتھ نرمی و

شفقت کا برتاؤ کریں(٣)، اور ان کے ساتھ عاجزی اور تواضع سے پیش آئیں، اور تواضع ہی کے سلسلے میں نبی کریم صاحبِ خُلُق عظیم ﷺ کا ارشاد ہے: «إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ، وَلَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ»(٤). اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ وحی فرمائی ہے کہ تم لوگ تواضع اختیار کرو یہاں تک کہ تم میں سے کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر فخر کرے

میرے ایمانی بھائیو! تواضع اختیار کرنا رب رحمن کی اطاعت کا افضل ترین درجہ ہے، اور عاجزی و انکساری ایمان کا اعلیٰ ترین مقام ہے، چنانچہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں: إِنَّكُمْ لَتُغْفِلُونَ أَفْضَلَ الْعِبَادَةِ: التَّوَاضُعُ(٥). تم لوگ افضل ترین عبادت سے غافل ہو جاتے ہو اور وہ افضل ترین عبادت تواضع ہے. اسی طرح حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لَا يَبْلُغُ عَبْدٌ ذُرَى الْإِيمَانِ حَتَّى يَكُونَ مُتَوَاضِعًا(٦). بندہ ایمان کی بلندی کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا، جب تک کہ وہ متواضع نہ ہو"، اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں، رب تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو عِبادُ الرحمن کا لقب عطا فرمایا ہے، اور اُن کی سب سے پہلی صفت تواضع و نرمی اور مَتانت و سنجیدگی بیان فرمائی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا﴾(٧) اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں یعنی سکون، وقار، نرمی اور تواضع کی روش اپناتے ہیں(٨)، تو ذرا غور فرمائیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے اوصاف و

خصائل ذکر فرمائے تو سب سے پہلے تواضع کی صفت بیان فرمائی، اور ان کی یہ صفت بیان کر کے ان کا مقام و مرتبہ بلند فرمایا، ان کی عزت و تکریم فرمائی، اور اپنی طرف ان کی نسبت کرتے ہوئے انہیں عِبادُالرحمٰن کا لقب عطا فرمایا، اور یہ اس وجہ سے کہ تواضع ہی عمدہ اَخلاق کا زِینہ ہے، عاجزی و انکساری ہی بلند اَقدار کی کُنجی ہے، اور بَھلا کیسے نہ ہو، جبکہ ہمارے پیارے نبی جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: «مَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ»[٩]. جو بھی اللہ کے لیے تواضع اور عاجزی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالی ضرور اسے بلندی و رفعت عطا فرماتے ہیں. اور مشہور حکیمانہ مقولہ ہے کہ کسی قوم کا سب سے معزز و مکرم شخص وہی ہوتا ہے جو ان میں سب سے زیادہ متواضع اور منکسر المزاج ہو[١٠].

اللہ کے نیک بندو! تواضع وہ عظیم اَخلاق ہے، جو دو عیبوں کے درمیان ایک درمیانہ راستہ ہے، جو دو برائیوں کے بیچ ایک اَعلی اَخلاقی قدر ہے، یعنی تواضع دراصل سنجیدگی اور متانت کا نام ہے، جو غرور اور تکبر سے پاک ہو، اسی طرح تواضع عزت و وقار کی وہ راہ ہے، جس میں انسان کی ذلت اور رسوائی نہ ہوتی ہو[١١]. چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو مصنوع عاجزی اختیار کیے ہوا تھا، اور ایسے جُھک رہا تھا کہ گویا وہ کسی بیماری سے لاغر و کمزور ہوا ہو، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سختی سے ڈانٹا اور فرمایا: لَا تُمِتْ عَلَيْنَا دِينَنَا[١٢]. ہمارے دین کو مردہ اور بے حیثیت نہ بناؤ.

تو میرے بھائیو، متواضع شخص معزز ومکرم ہوتا ہے، رب رحمان کا محبوب ہوتا ہے، اور اپنے اہلِ خانہ کے دل کا سکون ہوتا ہے، لہٰذا تواضع اختیار کیجیے، کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:(١٣):

تَوَاضَعْ تَكُنْ كَالنَّجْمِ لَاحَ لِنَاظِرٍ***عَلَى صَفَحَاتِ المْاَءِ وَهْوَ رَفِيعُ
وَلا تَكُ كَالدُّخَانِ يَرْفَعُ نَفْسَهُ *** إِلَى طَبَقَاتِ الْجَوِّ وَهْوَ وَضِيعُ

تواضع اختیار کرو، تم اس ستارے کی طرح ہو جاؤ گے جو دیکھنے والے کو تو پانی کی سطح پہ نظر آتا ہے مگر چمکتا آسمان کی بلندیوں میں ہے۔ اور اس دھوئیں کی طرح نہ بنو جو اپنے آپکو آسمان کی بلندیوں تک اٹھا تو لیتا ہے مگر وہ بے حیثیت ہوتا ہے، پھر بہت جلد ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتا ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾(١٤).

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: عجز وانکساری سے آراستہ میرے مؤمن بھائیو! تواضع اور عاجزی ہماری زندگی کا ایسا بنیادی اور مرکزی وصف ہے، جس سے ہمارے معاملات سَنورتے ہیں اور درست سَمت اختیار کرتے ہیں، اور یہی وہ عظیم صفت ہے جو انسان کو دوسروں کی خدمت کرنے پر آمادہ کرتی ہے، ذرا غور فرمائیے کہ کیسے ہمارے پیارے نبی ﷺ تواضع اور اخلاص کے ساتھ لوگوں کا تعاون فرمایا کرتے تھے، چنانچہ ایک عورت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! میں ایک ضرورت کے سلسلے میں آپ کے پاس آئی ہوں، تو آپ ﷺ اس کی بات سننے کے لیے ایک جانب کھڑے ہوئے، اور توجہ سے اس کی پوری بات سنتے رہے، یہاں تک کہ اس کی ضرورت پوری کر دی[(١٥)]. سبحان اللہ، کیسی دلی ہمدردی ہے، اور کیسا عظیم اَخلاق ہے، جو معاشرے میں باہمی الفت و تعاون کو مضبوط کرتا ہے، اَخلاقی پستی اور بُرے کردار سے لوگوں کی حفاظت کرتا ہے، لہٰذا جس میں تواضع نہ ہو تو اس کی زبان سے بدی اور برائی ہی نکلتی ہے، پھر اس میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے جو حصولِ علم میں رکاوٹ بنتا ہے، کیونکہ جس دل میں تکبر کے اندھیرے بسیرا کرلیں، وہاں علم کے چراغوں سے روشنی پیدا نہیں ہوتی، کسی دانا کا قول ہے کہ دو شخص علم حاصل نہیں کرسکتے، ایک تو وہ جو ضرورت سے زیادہ شرمیلا ہو، اور دوسرا وہ جس کے اندر غرور و تکبر بھرا ہو[(١٦)].

میرے بھائیو! متکبر شخص ہمیشہ دوسروں پر اپنا زور جمانے کی کوشش کرتا ہے، وہ اپنے لیے ان چیزوں کا طلبگار رہتا ہے جس کا وہ حقدار نہیں ہوتا، اپنے آپ کو خود سے اس مقام پر فائز سمجھ لیتا ہے جس کا وہ اہل نہیں ہوتا، اور اُن خوبیوں پر اِتراتا اور فخر کرتا ہے جو اس کے اندر نہیں ہوتیں، آپ علیہ السلام نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا: «كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ»(١٧). اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے جھوٹ کے دولبادے پہن لیے ہوں.

تو میرے دوستو، سرزمینِ امارات میں بسنے والو! دنیا میں آپ کی پہچان عمدہ اَخلاق ہیں، آپ اپنی عاجزی اور تواضع سے پہچانے جاتے ہیں، لہذا اپنی عظیم اَقدار پر فخر کیجیے، عمدہ اَخلاق سے وابستہ رہ کر لوگوں میں معزز و مکرم رہیے، اور اپنے بچوں کے اندر بھی عاجزی اور تواضع کی صفات پیدا کیجیے، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ: ﴿وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ﴾(١٨). اور لوگوں کے سامنے (غرور سے) اپنے گال مت پُھلاؤ، اور زمین پر اِتراتے ہوئے مت چلو، یقین جانو اللہ کسی اِترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا** هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ جَوَامِعَ الْخَيْرِ، وَمَعَاقِدَ الْبِرِّ، وَخَزَائِنَ فَضْلِكَ، وَسَعَةَ عَفْوِكَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ عِزَّهَا وَنَصْرَهَا، وَاسْتِقْرَارَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَخَيْرَهَا وَرَخَاءَهَا. اللَّهُمَّ احْفَظِ الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بْنَ زَايِدٍ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ

بِحِفْظِك، وَكُنْ لَهُ عَوْنًا وَسَنَدًا، وَبَارِكْ فِي عُمْرِهِ وَعَمَلِه، اللَّهُمَّ وَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايد، وَالشَّيخ رَاشِد، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِك، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِك فَسِيحَ جَنَّاتِك. اللَّهُمَّ اشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِك. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) القصص: ٨٣. قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: "**نَزَلَتْ فِي أَهْلِ التَّوَاضُعِ**" تفسير البغوي: (٦/٢٢٦).
(٢) الحجر: ٨٨.
(٣) تفسير القرطبي: (١٠/٥٧).
(٤) الأدب المفرد: ٤٢٨.
(٥) النسائي في السنن الكبرى:١١٨٥٢.
(٦) شرح السنة للبغوي (١٤/٢٦٩).
(٧) الفرقان: ٦٣.
(٨) تفسير الرازي: (٢٤/٤٨٠).
(٩) مسلم: ٢٥٨٨.
(١٠) جواهر الأدب: ٢/٤٨٠.
(١١) إحياء علوم الدين: ٣/٣٦٨.
(١٢) النهاية في غريب الحديث والأثر: (٤/ ٣٧٠).
(١٣) أعيان العصر وأعوان النصر للصفدي: (٥/ ٤٧٩).
(١٤) النساء: ٥٩.
(١٥) مسلم: ٢٣٢٦.
(١٦) المدخل إلى السنن الكبرى للبيهقي (٤١٠).
(١٧) متفق عليه.
(١٨) لقمان: ١٨.